احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
# الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfaz .com
Email:editor@alfazl .com

منگل 17 اگست 2004ء 1425 ہجری - 17 ظہور 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 183

خطبہ نمبر 33

منگل 17 اگست 2004ء

## قرض ابھی ادا کرو

حضرت عبداللہ بن ابی حدرد الاسلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے ذمے ایک یہودی کا چار درہم قرض تھا جسے میں بروقت ادا نہ کر سکا۔ یہودی نے رسول کریم ﷺ کے حضور شکایت کی میں نے مال نہ ہونے کا عذر کیا مگر آپؐ نے فرمایا اس کا قرض ابھی ادا کرو۔ چنانچہ میں اسی وقت بازار گیا اور اوڑھی ہوئی چادر بیچ کر قرض ادا کر دیا۔ اتنے میں ایک بڑھیا گزری اور اسے اس واقعہ کا علم ہوا تو اس نے اپنی چادر مجھے دے دی۔

(مسند احمد جلد3ص423حدیث نمبر:15528)

## قرض اور لین دین کے معاملات اور طریق کار کے بارے میں پر حکمت نصائح

# احمدیوں کو چاہئے کہ اللہ کے حکم کے مطابق لین دین کیا کریں

## اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی تلقین فریقین، تحریر لکھنے والوں اور گواہوں سب کو کی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 راگست 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 راگست 2004ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں قرض اور لین دین کے معاملات کے بارے میں پُر حکمت اور زریں نصائح فرمائیں۔ حضور انور کا یہ خطبہ حسب سابق احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے سورۃ البقرہ کی ایک آیت 283 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم ایک معین مدت تک کے لئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا انصاف سے لکھے اور کوئی کاتب اس سے انکار نہ کرے کہ وہ لکھے۔ پس وہ لکھے جیسا اللہ تعالیٰ نے اسے سکھایا ہے اور وہ لکھوائے جس کے ذمہ (دوسرے کا) حق ہے اور اللہ، اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرے، اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے۔ پس اگر وہ جس کے ذمہ (دوسرے کا) حق ہے۔ بیوقوف ہو یا کمزور ہو یا استطاعت نہ رکھتا ہو کہ وہ لکھوائے تو اس کا ولی (اس کی نمائندگی میں) انصاف سے لکھوائے اور اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ ٹھہرا لیا کرو اور اگر دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (ایسے) گواہوں میں سے جن پر تم راضی ہو۔ (یہ) اس لئے (ہے) کہ ان دو عورتوں میں سے اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد کروا دے اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں اور لین دین خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اسے اس کی مقررہ میعاد تک (یعنی مکمل معاہدہ) لکھنے سے اکتاؤ نہیں تمہارا یہ طرز عمل خدا کے نزدیک بہت منصفانہ ٹھہرے گا اور شہادت کو قائم کرنے کے لئے بہت مضبوط اقدام ہوگا اور اس بات کے زیادہ قریب ہوگا کہ تم شکوک میں مبتلا نہ ہو (لکھنا فرض ہے) سوائے اس کے کہ وہ دست بدست تجارت ہو جسے تم (اسی وقت) آپس میں لے دے لیتے ہو۔ اس صورت میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اسے نہ لکھو اور جب تم کوئی (لمبی) خرید و فروخت کرو تو گواہ ٹھہرا لیا کرو اور لکھنے والے کو اور گواہ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے اگر تم نے ایسا کیا تو یقیناً یہ تمہارے لئے بڑے گناہ کی بات ہوگی اور اللہ سے ڈرو جبکہ اللہ ہی تمہیں تعلیم دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہماری تمدنی اور معاشرتی زندگی کا ایک اہم حصہ آپس کے لین دین کا معاملہ ہے اور قرض کی صورت ہو تو بے انتہا معاشرتی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے معاشرہ کی اس برائی سے بچنے کا ارشاد اور طریق بھی بتایا ہے کہ کس طرح جھگڑوں اور ذلت و رسوائی کی باتوں سے بچا جا سکتا ہے۔ قرض دینے والوں کو بھی بتایا کہ کس طرح قرض کی واپسی کا تقاضا کرنا ہے اور قرض لینے والوں کو بھی بتا دیا کہ تم نے کس طرح حسن ادائیگی کی طرف توجہ دیتے ہوئے ادا کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تعلقات تبھی خراب ہوتے ہیں جب قرآن پاک کے حکم کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ اللہ نے حکم دیا ہے کہ بعد کی بدظنیوں سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ لین دین چھوٹا ہو یا بڑا اس کی مقررہ میعاد اور معاہدہ کی تفصیل لکھ لیا کرو۔ اور لین دین کی تحریر وہ شخص لکھوائے جس کے ذمہ دوسرے کا حق ہے یعنی قرض لینے والا لکھوائے اور اللہ کا تقویٰ پیش نظر رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی تلقین فریقین، تحریر لکھنے والے اور گواہوں سب کو کی ہے۔ احمدیوں کو چاہئے کہ زمانے کے رواج کو چھوڑیں اور خدا کے حکم کے مطابق لین دین کی کارروائی کیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرض لینے اور دینے والوں دونوں کی رہنمائی کی گئی ہے۔ قرض دینے والوں کو حکم ہے کہ قرض کے مطالبے میں سہولت دیا کریں اور اگر معاف کرنے کے قابل ہوں تو دوسرے کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے معاف کر دیں تو یہ بہتر ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو اور اس کی تکالیف دور ہوں تو چاہئے کہ تنگدست مقروض کو مہلت دے۔ قرض لینے والوں کو بھی ہدایت ہے کہ صرف اشد مجبوری کے وقت قرض لیں اور پھر وقت مقررہ کے اندر احسن طریق پر اور بڑھا کر واپس کرنے کی کوشش کیا کریں۔ ٹال مٹول کرنا یا قرض ادا نہ کرنا گناہ ہے۔ آنحضرت ﷺ مقروض کا جنازہ نہ پڑھایا کرتے تھے۔ قرضہ بھی دنیا کی بلاؤں میں سے ایک سخت بلا ہے اور راحت اسی میں ہے کہ اس سے سبکدوشی ہو جائے۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو قرضے کی مشکلات سے نکالے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

## نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 راگست 2004ء کو بیت الفضل لندن میں مندرجہ ذیل نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

## نماز جنازہ حاضر

**مکرمہ سردار بیگم صاحبہ** (والدہ مکرم نثار احمد بٹ صاحب سیکرٹری مال یو۔کے) مکرمہ سردار بیگم صاحبہ 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ نہایت نیک، ملنسار، اپنوں اور غیروں سب کی بہتری کا خیال رکھنے والی اور جماعتی تحریکات میں حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔

**مکرمہ امتہ الرشید قمر صاحبہ** (اہلیہ مکرم شمیم احمد شمس صاحب بھٹی) مکرمہ امتہ الرشید قمر صاحبہ مورخہ 4 راگست 2004ء کو بعمر 57 سال لمبی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے بہت نیک، صوم وصلوٰۃ اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص احمدی خاتون تھیں۔ قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے میں نمایاں کام کی توفیق پائی۔ ایم ٹی اے میں بھی لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ اپنے حلقہ میں چھ سال تک لجنہ کی صدر رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

## نماز جنازہ غائب

**مکرم کمانڈر ڈاکٹر آغا عبداللطیف صاحب**

مکرم کمانڈر ڈاکٹر آغا عبداللطیف صاحب مورخہ 8 مئی 2004ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم مکرم میاں عبدالرحیم صاحب سیالکوٹی کے پوتے اور مکرم میاں عبدالرزاق سیالکوٹی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔ آپ زرعی کالج لائلپور اور بعد میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے منسلک رہے۔ آپ کو کچھ عرصہ کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے استاد رہنے کا شرف بھی حاصل رہا۔

**مکرمہ سعیدہ صبیحہ صاحبہ**

مکرمہ سعیدہ صبیحہ صاحبہ مورخہ 13 راکتوبر

باقی صفحہ 8 پر

# خطبہ جمعہ

## خلیفہ وہی ہے جو خدا بناتا ہے۔ خدا نے جس کو چن لیا اس کو چن لیا

## خلافت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہے اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی

## خدا آج بھی مسیح موعود سے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 21 مئی 2004ء بمطابق 21 ہجرت 1383 ہجری شمسی بمقام بادکروزناخ (جرمنی)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (سورۃ النور :56) اس کا ترجمہ ہے: کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے، یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں..............۔

حدیث میں آتا ہے حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ مِنْہَاجِ النُّبُوَّۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ پھر جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل ۔مشکوٰۃ باب الانذار و التحذیر)

..........اس آخری زمانے کی بھی وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرما دی کہ وہ کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی جب آپؐ نے اس کی آیت پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہؓ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے۔ تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کا جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہ سوال دوہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ واپس لے آئیں گے..........۔

اب میں حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں اس آیت کی کچھ وضاحت کرتا ہوں، آپ فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے، دوسرے ایسے وقت جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خداتعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتے ہیں خداتعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشیں نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خداتعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ (النور:56)۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا''۔

**فرمایا: ''سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خداتعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خداتعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔** اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے''۔ اور یہ وعدہ بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس لئے اس وقت تک ہے جو لوگ نیک اعمال بجالاتے رہیں گے وہ ہی خلافت سے چمٹے رہیں گے۔'' اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

ہے۔اگر چہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر ہے۔اپنی موت کو قریب سمجھو۔تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے گی"۔

اور فرمایا کہ:" چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں"۔اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کئی کھڑے ہو جائیں بیعت کرنے کے لئے بلکہ مختلف اوقات میں ایسے آتے رہیں گے۔" خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو"۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد20صفحہ 304-307)

چنانچہ دیکھیں حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد آپ نے ہمیں خوشخبریاں بھی دے دی تھیں کہ آپ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے انشاء اللہ خلافت دائمی رہے گی اور دشمن دو خوشیاں کبھی نہیں دیکھ سکے گا کہ ایک تو وفات کی خبر اس کو پہنچے اور اس پر خوش ہو۔حضرت مسیح موعود کی وفات پر ایسے بھی تھے جنہوں نے خوشیاں منائیں اور پھر یہ کہ وہ جماعت کے ٹوٹنے کی خوشی وہ دیکھ سکیں گے۔یہ کبھی نہیں ہو گا۔دشمن نے بڑا شور مچایا، بڑا خوش تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ تھا کہ (۔) کا ہمیں نظارہ بھی دکھایا۔اور بعض لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول اب کافی عمر رسیدہ ہو چکے ہیں، طبیعت کمزور ہو چکی ہے اور شاید اس طرح خلافت کا کنٹرول نہ رہ سکے اور شاید وہ خلافت کا بوجھ نہ اٹھا سکیں اور انجمن کے بعض عمائدین کا خیال تھا کہ اب ہم اپنی من مانی کر سکیں گے۔کیونکہ عمر کی وجہ سے بہت سارے معاملات ایسے ہیں جو اگر ہم حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں نہ بھی پیش کریں تب بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا اور ان کو پتہ نہیں چلے گا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے دشمن کی یہ تمام اندرونی اور بیرونی جو بھی تدبیریں تھیں ان کو کامیاب نہیں ہونے دیا اور اندرونی فتنے کو بھی دبا دیا اور دنیا نے دیکھا کہ کس طرح ہر موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس فتنہ کو دبایا اور کتنے زور اور شدت سے اس کو دبایا اور کس طرح دشمن کا منہ بند کیا۔

آپ فرماتے ہیں:

"چونکہ خلافت کا انتخاب عقل انسانی کا کام نہیں، عقل نہیں تجویز کر سکتی کہ کس کے قویٰ قوی ہیں کس میں قوت انسانیہ کامل طور پر رکھی گئی ہے۔اس لئے جناب الٰہی نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ (۔) خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 255)

فرمایا کہ:"مجھے نہ کسی انسان نے، نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی رداء کو مجھ سے چھین لے"۔(الفرقان، خلافت نمبر۔مئی جون 1967ء صفحہ 28)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:"کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھا دینا اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔یہ کام تو ایک مُلّاں بھی کر سکتا ہے اس کے لئے کسی خلیفے کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے"۔

(الفرقان، خلافت نمبر۔مئی جون 1967ء صفحہ 28)

پھر دنیا نے دیکھا کہ آپ کے ان پرزور خطابات سے اور جو آپ نے اس وقت براہ راست انجمن پر بھی ایکشن لئے، جتنے وہ لوگ باتیں کرنے والے تھے وہ سب بھیگی بلی بن گئے، جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔اور وقتی طور پر ان میں کبھی کبھی ابال آتا رہتا تھا اور مختلف صورتوں میں کہیں نہ کہیں جا کر فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے لیکن انجام کار سوائے ناکامی کے اور کچھ نہیں ملا۔پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات ہوئی۔اس کے بعد پھر انہیں لوگوں نے سر اٹھایا اور ایک فتنہ برپا کرنے کی کوشش کی، جماعت میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی اور بہت سارے پڑھے لکھے لوگوں کو اپنی طرف مائل بھی کر لیا، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اگر خلافت کا انتخاب ہوا تو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو ہی جماعت خلیفہ منتخب کرے گی۔اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے ان شور مچانے والوں کو، انجمن کے عمائدین کو یہ بھی کہہ دیا کہ مجھے کوئی شوق نہیں خلیفہ بننے کا، تم جس کے ہاتھ پر کہتے ہو میں بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں۔جماعت جس کو چنے گی میں اسی کو خلیفہ مان لوں گا۔لیکن جیسا کہ میں نے کہا ان لوگوں کو پتہ تھا کہ اگر انتخاب خلافت ہوا تو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی خلیفہ منتخب ہوں گے۔اس لئے وہ اس طرف نہیں آتے تھے اور یہی کہتے رہے کہ فی الحال خلیفہ کا انتخاب نہ کروایا جائے۔ایک، دو، چار دن کی بات نہیں، چند مہینوں کے لئے اس کو آگے ٹال دیا جائے، آگے کر دیا جائے اور یہ بات کسی طرح بھی جماعت کو قابل قبول نہ تھی۔جماعت تو ایک ہاتھ پر اکٹھا ہونا چاہتی تھی۔آخر جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو خلیفہ منتخب کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔اور اس وقت بھی مخالفین کا یہ خیال تھا کہ جماعت کے کیونکہ پڑھے لکھے لوگ ہمارے ساتھ ہیں اور خزانہ ہمارے پاس ہے اس لئے چند دنوں بعد ہی یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی رحمت کا ہاتھ رکھا اور خوف کی حالت کو پھر امن میں بدل دیا اور دشمنوں کی ساری امیدوں پہ پانی پھیر دیا اور ان کی ساری کوششیں ناکام ہو گئیں۔پھر خلافت ثانیہ میں 1934ء میں ایک فتنہ اٹھا اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دبا دیا اور جماعت کو مخالفین کوئی گزند نہیں پہنچا سکے۔ان کا دعویٰ تھا کہ ہم پتہ نہیں کیا کر دیں گے۔پھر 1953ء میں فسادات اٹھے۔جب پاکستان بن گیا اس وقت دشمن کا خیال تھا کہ اب ہماری حکومت ہے یہاں انگریزوں کی حکومت نہیں رہی اب یہاں انصاف تو ہم نے ہی دینا ہے اور ان لوگوں کو انصاف کا پتہ ہی کچھ نہیں تھا اس لئے اب تو جماعت ختم ہوئی کہ ہوئی۔لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو ان سخت حالات اور خوف کی حالت سے ایسا نکالا کہ دنیا نے دیکھا کہ جو دشمن تھے وہ تو تباہ و برباد ہو گئے، وہ تو ذلیل و خوار ہو گئے لیکن جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی شان کے ساتھ پھر آگے قدم بڑھاتی ہوئی چلتی چلی گئی۔

غرض کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کا دور 52 سال رہا اور ہر روز ایک نئی ترقی لے کر آتا تھا۔کئی زبانوں میں آپ کے زمانے میں تراجم قرآن کریم ہوئے۔بیرونی دنیا میں مشن قائم ہوئے۔افریقہ میں، یورپ میں مشنز قائم ہوئے اور بڑی ذاتی دلچسپی لے کر ذاتی ہدایات دے کر۔اس زمانے میں دفاتر کا بھی نظام اتنا نہیں تھا۔خود (۔) کو براہ راست ہدایات دے دے کر اس نظام کو آگے بڑھایا اور پھر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ہندوپاکستان میں بلکہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی اور خاص طور پر افریقہ میں لاکھوں کی تعداد میں سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوئیں۔پھر دیکھیں آپ نے کس طرح انتظامی ڈھانچے بنائے۔صدر انجمن احمدیہ کا قیام تو پہلے ہی تھا اس میں تبدیلیاں کیں، ردّ و بدل کی۔اس کو اس طرح ڈھالا کہ انجمن اپنے آپ کو صرف انجمن ہی سمجھے اور کبھی خلافت کے لئے خطرہ نہ بن سکے۔پھر ذیلی تنظیموں کا قیام ہے، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، آپ کی دوررس نظر نے دیکھ لیا کہ اگر میں اس طرح جماعت کی تربیت کروں گا کہ ہر عمر کے لوگوں کو ان کی

ذمہ واری کا احساس دلا دوں اور وہ یہ سمجھنے لگیں کہ اب ہم ہی ہیں جنہوں نے جماعت کو سنبھالنا ہے اور ہر فتنے سے بچانا ہے۔ اپنے اندر نیک تبدیلی اور پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے۔ اگر یہ احساس پیدا ہو جائے قوم کے لوگوں میں تو پھر اس قوم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تو دیکھ لیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے ہر ملک میں یہ ذیلی تنظیمیں قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے فعال ہیں اور آج جرمنی کی خدام الاحمدیہ بھی اسی سلسلے میں اپنا اجتماع کر رہی ہے۔ تو یہ بھی ایک بہت بڑی انتظامی بات تھی جو حضرت مصلح موعود نے جماعت میں جاری فرمائی۔ پھر تحریک جدید کا قیام ہے۔ جب دشمن یہ کہہ رہا تھا کہ میں قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا اس وقت آپ نے تحریک جدید کا قیام کیا اور پھر بیرون ممالک میں مشن قائم ہوئے۔ پھر وقف جدید کا قیام ہے جو پاکستان اور ہندوستان کی دیہاتی جماعتوں میں (۔) کے لئے تھا۔ اب تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں پھیل گئی۔ غرضیکہ اتنے کام ہوئے ہیں اور اسی شخص کو جس کو اپنے زعم میں بڑے پڑھے لکھے اور عقلمند اور جماعت کو چلانے کا دعویٰ کرنے والے سمجھتے تھے کہ یہ بچہ ہے اس کے ہاتھ میں خلافت کی باگ ڈور ہے اور یہ کچھ نہیں کر سکتا اسی بچے نے دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اور تمام دنیا میں حضرت مسیح موعود کے اس الہام کو بھی پورے کرنے والے ہو گئے کہ میں تیری (۔) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ:

**''جو خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے اس میں دیکھا جاتا ہے کہ اس نے کل خیالات کو یکجا جمع کرنا ہے۔ اس کی مجموعی حیثیت کو دیکھا جاوے۔ ممکن ہے کسی ایک بات میں دوسرا شخص اس سے بڑھ کر ہو۔** ایک مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر کے لئے صرف یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ پڑھاتا اچھا ہے کہ نہیں یا اعلیٰ ڈگری پاس ہے یا نہیں۔ ممکن ہے کہ اس کے ماتحت اس سے بھی اعلیٰ ڈگری یافتہ ہوں۔ اس نے انتظام کرنا ہے، افسروں سے معاملہ کرنا ہے، ماتحتوں سے سلوک کرنا ہے یہ سب باتیں اس میں دیکھی جاویں گی۔ اسی طرح سے خدا کی طرف سے جو خلیفہ ہوگا اس کی مجموعی حیثیت کو دیکھا جاوے گا۔ خالد بن ولید جیسی تلوار کس نے چلائی؟ مگر خلیفہ ابوبکر ہوئے۔ اگر آج کوئی کہتا ہے کہ یورپ میں میری قلم کی دھاک مچی ہوئی ہے تو وہ خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ خلیفہ وہی ہے جسے خدا نے بنایا۔ خدا نے جس کو چن لیا اُس کو چن لیا۔ خالد بن ولید نے 60 آدمیوں کے ہمراہ 60 ہزار آدمیوں پر فتح پائی۔ عمرؓ نے ایسا نہیں کیا''۔ (حضرت عمرؓ نے) ''مگر خلیفہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کے وقت میں بڑے جنگی سپہ سالار موجود تھے، ایک سے ایک بڑھ کر جنگی قابلیت رکھنے والا ان میں موجود تھا۔ سارے جہان کو اس نے فتح کیا، مگر خلیفہ عثمانؓ ہی ہوئے۔ پھر کوئی تیز مزاج ہوتا ہے، کوئی نرم مزاج، کوئی متواضع، کوئی منکسر المزاج ہوتے ہیں، ہر ایک کے ساتھ سلوک کرنا ہوتا ہے جس کو وہی سمجھتا ہے۔ جس کو معاملات ایسے پیش آتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد 4 صفحہ 72-73)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو جائے گا تو اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی''۔ (خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ 18)

چنانچہ ہم نے دیکھا کہ جس بھی حکومت نے ٹکر لی اس کے اپنے ٹکڑے ہو گئے۔ اور پھر خلافت رابعہ میں بھی یہی نظارے ہمیں نظر آئے۔

ایک اور جگہ حضرت خلیفہ ثانی نے چھٹی ساتویں خلافت تک کا بھی ذکر کیا ہوا ہے۔ تفصیل تو میں آگے بتاتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ یہ سب لوگ مل کر جو فیصلہ کریں گے وہ تمام جماعت کے لئے قبول ہوگا۔ یعنی انتخاب خلافت کمیٹی کے بارے میں۔ اور جماعت میں سے جو شخص اس کی مخالفت کرے گا وہ باغی ہوگا اور جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چنا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا، اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہوگا، وہ بڑا ہو یا چھوٹا ذلیل کیا جائے گا اور تباہ کیا جائے گا۔

**پھر آپ** فرماتے ہیں کہ خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔

(خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936ء مندرجہ الفضل 31 جنوری 1936ء)

**پھر خلافت ثالثہ کا دور آیا۔** حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات کے بعد پھر اندرونی اور بیرونی دشمن تیز ہوا۔ لیکن کیا ہوا؟ کیا جماعت میں کوئی کمی ہوئی؟ نہیں، بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق پہلے سے بڑھ کر ترقیات کے دروازے کھولے۔ مشنوں میں مزید توسیع ہوئی۔ افریقہ میں بھی، یورپ میں بھی اور پھر افریقہ کے دورے کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نصرت جہاں سکیم کا اجراء فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق، ایک رؤیا کے مطابق۔ ہسپتال کھولے گئے۔ سکول کھولے گئے، ہسپتالوں میں اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ گورنمنٹ کے بڑے بڑے ہسپتالوں کو چھوڑ کر ہمارے چھوٹے چھوٹے دور دراز کے دیہاتی ہسپتالوں میں لوگ اپنا علاج کرانے آتے ہیں۔ بلکہ سرکاری افسران بھی اس طرف آتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہمارے ہسپتالوں میں جو واقفین زندگی ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں وہ ایک جذبے کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اور ان کے پیچھے خلیفہ وقت کی دعاؤں کا بھی حصہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے خلیفہ کی لاج رکھنے کے لئے ان دعاؤں کو سنتا ہے اور جہاں بھی کوئی کارکن اس جذبے سے کام کر رہا ہو کہ میں دین کی خدمت کر رہا ہوں اور میرے پیچھے خلیفہ وقت کی دعائیں ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اس میں بے انتہا برکت ڈالتا ہے۔ پھر سکولوں میں ہزاروں لاکھوں طلباء اب تک پڑھ چکے ہیں بڑی بڑی پوسٹ پر قائم ہیں۔ ہمارے گھانا کے ڈپٹی منسٹر آف انرجی جو ہیں انہوں نے احمدیہ سکول میں شروع میں کچھ سال تعلیم حاصل کی۔ پھر ایک سکول سے دوسرے سکول میں چلے گئے وہ بھی احمدیہ سکول ہی تھا۔ اور آج ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑا رتبہ دیا ہوا ہے۔ اسی طرح اور بہت سارے لوگ ہیں۔ افریقن ملکوں میں جائیں تو دیکھ کر پتہ لگتا ہے۔ یہ سب جو فیض ہیں اس وجہ سے ہیں کہ ڈاکٹر ہوں یا ٹیچر، ایک جذبے کے تحت کام کر رہے ہیں اور یہ سوچ ان کے پیچھے ہوتی ہے کہ ہم جو بھی کام کر رہے ہیں ایک تو ہم نے دعا کرنی ہے، خود اللہ تعالیٰ سے فضل مانگنا ہے اور پھر خلیفۃ المسیح کو لکھتے چلے جانا ہے تاکہ ان کی دعاؤں سے بھی ہم حصہ پاتے رہیں۔ اور یہ جو افریقن ممالک میں ہمارے سکول اور کالج ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے (۔) کا بھی ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ کل ہی سیرالیون کی رہنے والی خاتون بچوں کے ساتھ مجھے ملنے آئیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ہمارے ہاں تو خاندان میں (۔) کا پتہ ہی کچھ نہیں تھا۔ احمدیہ سکول میں میں نے تعلیم حاصل کی اور وہیں سے مجھے احمدیت کا پتہ لگا اور بڑے اخلاص اور وفا کا اظہار کر رہی تھیں۔ وہ بڑی مخلص احمدی خاتون ہیں۔ اسی طرح اور بہت سے ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہیں جو ہمارے ان سکولوں سے تعلیم حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں شامل ہوئے اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پھر خلافت ثالثہ میں ہی آپ دیکھ لیں، 74ء کا فساد ہوا اس وقت ان کا خیال تھا کہ اب تو احمدیت ختم ہوئی کہ ہوئی، ایک قانون پاس کر دیا کہ ہم ان کو غیر مسلم قرار دے دیں گے تو پتہ نہیں کیا ہو جائے گا۔ کئی شہید کئے گئے، جانی نقصان کے ساتھ ساتھ مالی نقصان بھی پہنچایا گیا۔ کاروبار لوٹے گئے، گھروں کو آگیں لگا دی گئیں، دکانوں کو آگیں لگا دی گئیں، کارخانوں کو آگیں لگا دی گئیں۔ لیکن ہوا کیا؟ کیا احمدیت ختم ہو گئی۔ پہلے سے بڑھ کر اس کا قدم اور تیز ہو گیا، باپ کو بیٹے کے سامنے قتل کیا گیا، بیٹے کو باپ کے سامنے قتل کیا تو کیا خاندان کے باقی افراد نے احمدیت چھوڑ

دی؟ ان میں اور زیادہ ثبات قدم پیدا ہوا، ان میں اور زیادہ اخلاص پیدا ہوا۔ ان میں اور زیادہ جماعت کے ساتھ تعلق پیدا ہوا۔ دشمن کی کوئی بھی تدبیر کبھی بھی کارگر نہیں ہوئی اور کبھی کسی کے ایمان میں لغزش نہیں آئی۔ اور پھر اب دیکھیں کہ ان نیکیوں پہ قائم رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو جو جانی نقصان ہوا یا جن خاندانوں کو اپنے پیاروں کا جانی نقصان برداشت کرنا پڑا، اگلے جہان میں تو اللہ تعالیٰ نے جزا دینی ہے اللہ نے اُن کو اس دنیا میں بھی ان کو بے انتہا نوازا ہے۔ مالی لحاظ سے بھی اور ایمان کے لحاظ سے بھی۔ جو پاکستان میں رہے ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے کاروباروں میں برکت دی۔ کئی لوگ ملتے ہیں جن کے ہزاروں کے کاروبار تھے اب لاکھوں میں پہنچے ہوئے ہیں۔ جن کے لاکھوں کے کاروبار تباہ کئے گئے تھے ان کے کاروبار کروڑوں میں پہنچے ہوئے ہیں اور آپ لوگ بھی جو یہاں نکلے، اسی وجہ سے نکلے، آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اسی لئے نکلنے کا موقع دیا کہ جماعت پر پاکستان میں تنگیاں اور سختیاں تھیں۔ اور یہاں آ کے اگر نظر کریں پچھلے حالات میں اور اب کے حالات میں تو آپ کو خود نظر آ جائے گا کہ آپ پہ اللہ تعالیٰ کے کتنے فضل ہوئے ہیں۔ مالی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے کتنا آپ کو مضبوط کر دیا ہے۔ اب اس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ لوگ اس کے آگے مزید جھکیں اور اس کے عبادت گزار بنتے چلے جائیں۔ اپنی نسلوں میں بھی یہ بات پیدا کریں کہ سب کچھ جو تم فیض پا رہے ہو یہ اس سختی اور تنگی کا فیض ہے جو جماعت پہ پاکستان میں تھی اور آج ہم اس کی وجہ سے کشائش میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نیک اعمال بجا لانے کی شرط قائم ہے اور ہر وقت قائم ہے۔

پھر خلافت رابعہ کا دور آیا۔ پھر دشمن نے کوشش کی کسی طرح فتنہ وفساد پیدا کیا جائے لیکن جماعت ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو گئی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔ انتخاب خلافت کے ان حالات کے بعد جو بڑی سختی کے چند دن یا ایک آدھ دن تھے دشمن نے جب وہ سکیم ناکام ہوتی دیکھی تو پھر دو سال بعد ہی خلافت رابعہ میں، 84ء میں، پھر ایک اور خوفناک سکیم بنائی کہ خلیفۃ المسیح کو بالکل عضو معطل کی طرح کر کے رکھ دو۔ وہ کوئی کام نہ کر سکے۔ اور جب وہ کوئی کام نہیں کر سکے گا تو جماعت میں بے چینی پیدا ہو گی اور جب جماعت میں بے چینی پیدا ہو گی تو ظاہر ہے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوتی چلی جائے گی، اس کا شیرازہ بکھرتا چلا جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیر پر اپنی تدبیر کو کیسے حاوی کیا۔ ان کی ہر تدبیر کو کس طرح الٹا کے مارا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے وہاں سے نکلنے کے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ چھپ کے نکلے۔ کھلے طور پر نکلے اور سب کے سامنے نکلے اور کراچی سے دن کے وقت یا صبح شروع وقت کی ہی وہ فلائیٹ تھی۔ بہرحال وہاں کوشش بھی کی گئی کہ روکا جائے لیکن وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اور وہ نہیں پہچان سکے۔ جماعت میں اس سے بڑی سچائی کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔

............ہجرت کی ہے تو جو اس وقت سلوک ہوا تھا اس سلوک کی کچھ جھلکیاں ہم نے اس ہجرت کے وقت بھی دیکھیں اور جس سے ہمارے ایمانوں کو مزید تقویت پہنچی ہمارے ایمان مزید مضبوط ہوئے۔ پھر یہاں پہنچ کر بیرونی ممالک میں جماعتوں کو مشنوں کو منظم کرنے کا کام بہت وسعت اختیار کر گیا۔ اور اسی طرح دعوت الی اللہ کا کام بھی بہت وسیع ہو گیا۔ اور پھر لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں جماعت میں داخل ہونا شروع ہو گئے، پھر ایم ٹی اے کا اجراء ہوا، ایک ملک میں تو پلان تھا کہ یہاں خلیفۃ المسیح کی آواز کو روک دیا جائے لیکن ایم ٹی اے نے تمام دنیا میں وہ آواز پہنچا دی اور دشمن کی تدبیریں پھر ناکام ہو کر ان پر لوٹ گئیں۔ پہلے تو............اقصیٰ ربوہ میں خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنتے تھے اب ہر شہر میں، ہر گاؤں میں، ہر گھر میں یہ آواز پہنچ رہی ہے۔ پھر افریقہ میں خدمت انسانیت کے کام کو اس دور میں بڑی وسعت دی گئی۔ غرض کہ ایک انتہائی ترقی کا دور تھا اور ہر روز جو دن چڑھ رہا تھا وہ ایک نئی ترقی لے کر آ رہا تھا۔ دشمن خیال کرتا ہے یا انسان اپنی سوچ سے بعض اوقات سوچتا ہے کہ یہاں انتہا ہو گئی اور اب اس سے زیادہ ترقی کیا ہو گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایسے نظارے دکھاتا ہے کہ انسان کی سوچ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔

پھر آپ کی وفات کے بعد دشمنوں کا خیال تھا کہ اب تو یہ جماعت گئی کہ گئی اب بظاہر کوئی نظر نہیں آتا کہ اس جماعت کو سنبھال سکے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے سب نے دیکھے۔ بچوں نے بھی اور نوجوانوں نے بھی، مردوں نے بھی اور عورتوں نے بھی اپنے ایمانوں کو مضبوط کیا۔ حتیٰ کہ غیر از جماعت بھی............سب نے ہی یہ نظارے دیکھے کیونکہ ایم ٹی اے کے ذریعے یہ ہر جگہ پہنچ رہے تھے۔ لندن میں مجھے کسی نے بتایا کہ ایک سکھ نے کہا کہ ہم بڑے حیران ہوئے آپ لوگوں کا یہ سارا نظام دیکھ کر اور پھر انتخاب خلافت کا سارا نظارہ دیکھ کر۔ پاکستان میں ہمارے ڈاکٹر نوری صاحب کے پاس ایک غیر از جماعت بڑے پیر ہیں یا عالم ہیں وہ آئے (مریض تھے اس لئے آتے رہے) اور ساری باتیں پوچھتے رہے کہ کس طرح ہوا، کیا ہوا اور پھر بتایا کہ میں نے بھی ایم ٹی اے پر دیکھا تھا۔ دشمن بھی وہ جس طرح کہتے ہیں نہ کہ کھلے طور پر تو نہیں دیکھتے لیکن چھپ چھپ کر ایم ٹی اے دیکھتے ہیں۔ یہ سارے نظارے دیکھے اور ڈاکٹر صاحب کو کہنے لگے کہ یہ ایسا نظارہ تھا جو حیرت انگیز تھا۔ اور باتوں میں ڈاکٹر صاحب نے کہا ٹھیک ہے آپ کو پھر تسلیم کرنا چاہئے کہ جماعت احمدیہ سچی ہے کہتے ہیں کہ یہ تو میں نہیں کہتا، یہ مجھے ابھی بھی یقین ہے کہ جماعت احمدیہ سچی نہیں ہے لیکن یہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت آپ کے ساتھ ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہمارے ساتھ ہو گئی تو پھر اور کیا چیز رہ گئی۔ یہ آنکھوں پر پردے پڑے ہونے کی بات ہے اور دلوں پر پردے پڑے ہونے کی بات ہی ہے۔

اب اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو خلافت کے منصب پر فائز کیا کہ اگر دنیا کی نظر سے دیکھا جائے تو شاید دنیا کے لوگ اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔ اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کریں لیکن خدا تعالیٰ دنیا کا محتاج نہیں ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ:

**"خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب اپنی خلافت کے زمانے میں چھ سال متواتر اس مسئلے پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے، نہ انسان۔** اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں۔ (انوار العلوم جلد 2 صفحہ 11)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ جس شخص کو خلافت پر کھڑا کرتا ہے وہ اس کو زمانے کے مطابق علوم بھی عطا کرتا ہے اگر وہ احمق، جاہل اور بیوقوف ہوتا ہے"۔ پھر فرمایا کہ: "اس کے یہ معنی ہیں کہ خلیفہ خود خدا بناتا ہے اس کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جب کسی کو خدا خلیفہ بناتا ہے تو اسے اپنی صفات بخشتا ہے۔ اور اگر وہ اسے اپنی صفات نہیں بخشتا تو خدا تعالیٰ کے خود خلیفہ بنانے کے معنی ہی کیا ہیں"۔

(الفرقان۔ مئی، جون 1967ء صفحہ 37)

میں جب اپنے آپ کو دیکھتا ہوں، اپنی نااہلی اور کم مائیگی کو دیکھتا ہوں اور میرے سے زیادہ میرا خدا مجھے جانتا ہے کہ میرے اندر کیا ہے تو اس وقت ہر لمحے اللہ تعالیٰ کی قدرت یاد آ جاتی ہے۔

مکرم میر محمود احمد صاحب نے ایک شعر کہا۔

مجھ کو بس ہے میرا مولیٰ، میرا مولیٰ مجھ کو بس ☆ کیا خدا کافی نہیں ہے' کی شہادت دیکھ لی

اس کی بیک گراؤنڈ جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک تو 'کیا خدا کافی نہیں' کی شہادت 'الیس اللّٰہ' کی انگوٹھی ہے جو خلیفۃ المسیح کو ملتی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کو تین انگوٹھیاں تھیں جو آپ کے تین بیٹوں کو ملیں۔ اور جو 'مولیٰ بس' کی انگوٹھی تھی (ایک انگوٹھی جس پر 'مولیٰ بس' کا الہام کندہ تھا) وہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے حصہ میں آئی تھی اور یہ میں نے پہنی ہوئی ہے۔ اس کے بعد میرے والد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو ملی اور ان کی

وفات کے بعد میری والدہ نے مجھے دے دی۔ میں تو اس کو بڑی سنبھال کے رکھتا تھا، پہنتا نہیں تھا لیکن انتخاب خلافت کے بعد میں نے یہ پہنی شروع کی ہے۔ تو 'مولیٰ بس' کے نظارے اور 'کیا خدا کافی نہیں ہے' کے نظارے مجھے تو ہر لحہ نظر آتے ہیں کیونکہ اگر ویسے میں دیکھوں تو میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔

لوگوں کے دلوں میں محبت اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ کوئی انسان محبت پیدا نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھا دے۔ تو مخالفوں کی خوشیوں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح پامال کیا۔ اب بھی بعض مخالفین شور مچاتے ہیں، منافقین بھی بعض باتیں کر جاتے ہیں۔ وہ چاہے جتنا مرضی شور مچالیں، جتنا مرضی زور لگالیں، خلافت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی اور جب چاہے گا مجھے اٹھا لے گا اور کوئی نیا خلیفہ آ جائے گا۔ لیکن حضرت خلیفہ اول کے الفاظ میں میں کہتا ہوں کسی انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ ہٹا سکے یا فتنہ پیدا کر سکے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مضبوط ہے اور ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ہے۔ افریقہ میں بھی میں دورہ پر گیا ہوں ایسے لوگ جنہوں نے کبھی دیکھا نہیں تھا اس طرح ٹوٹ کر انہوں نے محبت کا اظہار کیا ہے جس طرح برسوں کے بچھڑے ملے ہوتے ہیں یہ سب کیا ہے؟ جس طرح ان کے چہروں پر خوشی کا اظہار میں نے دیکھا ہے، یہ سب کیا ہے؟ جس طرح سفر کی صعوبتیں اور تکلیفیں برداشت کر کے وہ لوگ آئے، یہ سب کچھ کیا ہے؟ کیا دنیا دکھاوے کے لئے۔ یہ سب خلافت سے محبت ہے جو ان دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ تو جس چیز کو اللہ تعالیٰ پیدا کر رہا ہے وہ انسانی کوششوں سے کہاں نکل سکتی ہے۔ جتنا مرضی کوئی چاہے، زور لگالے۔ عورتوں، بچوں، بوڑھوں کو باقاعدہ میں نے آنسوؤں سے روتے دیکھا ہے۔ تو یہ سب محبت ہی ہے جو خلافت کی ان کے دلوں میں قائم ہے۔ بچے اس طرح بعض دفعہ دائیں بائیں سے نکل کے سیکیورٹی کو توڑتے ہوئے آ کے چمٹ جاتے تھے۔ وہ محبت تو اللہ تعالیٰ نے بچوں کے دل میں پیدا کی ہے، کسی کے کہنے پہ تو نہیں آ سکتے۔ اور پھر ان کے ماں باپ اور دوسرے ارد گرد لوگ جو اکٹھے ہوتے تھے ان کی محبت بھی دیکھنے والی ہوتی تھی۔ پھر اس بچے کو اس لئے وہ پیار کرتے تھے کہ تم خلیفہ وقت سے چمٹ کے اور اس سے پیار لے کر آئے ہو۔ یہ سب باتیں احمدیت کی سچائی کی دلیل ہیں۔ اگر کسی کی نظر ہو دیکھنے کی تبھی دیکھ سکتا ہے۔ چند لوگ اگر.......... ہوتے ہیں یا منافقانہ باتیں کرتے ہیں تو ان کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ایک بدفطرت اگر جاتا ہے تو جائے، اچھا ہے خس کم جہاں پاک۔ وہ اپنے بدانجام کی طرف قدم بڑھا رہا ہے وہی اس کا انجام مقدر تھا جس کی طرف جا رہا ہے۔ لیکن جب اس کے مقابل پر ایک جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سینکڑوں سعید روحوں کو احمدیت میں داخل کرتا ہے۔

یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا۔ پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے خود ٹھوکر نہ کھا جائے۔ اپنی عاقبت خراب نہ کر لے۔ پس دعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی انگوٹھیوں کے نقش

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو عرض کی گئی کہ حضور وہ اسی خط کو درخور اعتناء سمجھتے ہیں جس پر مہر ثبت ہو۔ چنانچہ اس غرض کے لئے حضور نے ایک انگوٹھی بنوائی جس کا نقش اس طرح تھا کہ

"محمد رسول اللّٰہ"

لفظ محمدؐ ایک سطر میں تھا "رسول" دوسری سطر اور "اللہ" تیسری سطر میں تھا۔ نیچے محمدؐ اس کے اوپر رسول اور سب سے اوپر لفظ اللہ تھا۔

عربی میں لفظ "خاتم" کے معنے مہر اور انگوٹھی دونوں کے ہیں۔ یہ انگوٹھی چاندی کی تھی جس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ نگینہ "حبشی" تھا۔ شارحین نے اس کی توجیہہ یہ بیان کی کہ کسی حبشی نے بنایا تھا یا حبشی طرز کا تھا۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے جس کا نقش یہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص ایسی نہ بنوائے کہ یہ مہر تھی جو آپ استعمال فرماتے تھے۔ اس لئے کسی دوسرے کو ایسی مہر یا انگوٹھی بنوانے سے آپ نے منع فرما دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ میں اسے پہنتے تھے۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی، اپنے ہاتھ میں پہنی، صحابہؓ نے آپ کی اقتداء میں سونے کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں۔ ایک روز حضور نے منبر پر ارشاد فرمایا کہ میں نے یہ انگوٹھی بنوائی اور اسے اتار دیا۔ لوگوں نے بھی اپنے ہاتھوں سے انگوٹھیاں اتار دیں۔ اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے مردوں کو آپ نے منع فرما دیا۔ ہاں عورتوں کے لئے اس کی اجازت ہے۔ محدثین نے یہ بھی بیان کیا کہ اگرچہ بائیں ہاتھ میں بھی انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے۔ حضرت حسن اور حسین بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے لیکن دائیں میں پہننا افضل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔

چونکہ اسے مہر کے واسطے بنوایا تھا، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد یہ حضرت ابوبکرؓ کے قبضہ میں رہی۔ آپ کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس آئی۔ حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ کو ملی۔ ایک دن حضرت عثمانؓ مدینہ میں مسجد کے پاس "اولیس" نامی کنوئیں پر بیٹھے تھے یہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ سے کنوئیں میں گر گئی۔ آپ نے ہر انسانی کوشش کی۔ کنوئیں کا سارا پانی اور مٹی چھان ماری لیکن انگوٹھی نہ مل سکی۔ یہ واقعہ آپ کی خلافت کے چھٹے سال میں پیش آیا۔ چنانچہ آپ نے خطوط اور فرامین پر مہر کی وجہ سے نئی انگوٹھی بنوائی جس کا وہی نقش تھا۔ ایک یہ بھی روایت ہے کہ حضورؐ اسے مہر کے طور پر استعمال فرماتے تھے پہنتے نہ تھے۔ ایک یہ بھی روایت ہے کہ یہ مہر لوہے کی تھی جس پر چاندی چڑھی ہوئی تھی۔

لوہے یا پیتل یا تانبہ کی انگوٹھی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا۔ فرمایا اس سے مجھے اصنام یعنی بتوں کی بو آتی ہے۔

(السیرة النبویة الابن کثیر جلد4 ص705)

معلوم ہوتا ہے بت پرست ان دھاتوں سے بت بناتے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ کے بارے میں بھی روایت ہے کہ آپ بھی انگوٹھی پہنتے تھے اس کا نقش ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے۔

حضرت انس خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جاتے تو انگوٹھی اتار دیتے تھے کہ اس پر خدا اور اس کے رسول کا نقش تھا۔

تاریخ کی کتب میں خلفائے راشدین کی انگوٹھیوں کے نقوش کا بھی ذکر آتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کی انگوٹھی کا نقش تھا "نعم القادر اللّٰہ" (تاریخ الخلفاء، ص 77) کہ اللہ بہت اچھا قادر یعنی قدرتوں کا مالک ہے۔

حضرت عمرؓ کی انگوٹھی کا نقش تھا "کفیٰ بالموت واعظا" (تاریخ الخلفاء، ص97) موت بہت کافی واعظ ہے۔ یعنی اسے یاد رکھیں یہ عبرت کا سامان ہے۔

حضرت عثمانؓ کی انگوٹھی کا نقش تھا "امنت بالذی خلق فسوی"۔ میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے تخلیق کی اور بہت خوب کی۔

حضرت علیؓ کی انگوٹھی کا نقش تھا "اللّٰہ الملک" اللہ ہی بادشاہ ہے۔ (طبقات الکبیر جز 3، ص20) اور آپ کی دوسری انگوٹھی کا نقش تھا "نعم القادر اللّٰہ" (تاریخ الخلفاء، ص126) ہو سکتا ہے یہ وہی انگوٹھی ہو جو حضرت ابوبکرؓ کی تھی۔

انگوٹھیوں کے نقوش مختلف دیکھے ہیں۔ بیروت میں ایسی انگوٹھی دیکھی جس پر بعلبک کے کھنڈرات کے نشان تھے۔ بعض نے اپنے نام کندہ کروائے ہوتے ہیں۔ اور اللہ کے بندوں نے وعظ و نصیحت کے لئے اچھے فقرات کندہ کروائے ہوتے ہیں۔ جیسے خلفاء راشدین اور دوسرے صحابہ کرام کے ہاتھ میں ہونے کی وجہ سے ہر وقت ان کی یاد رہتی ہے وہ سامنے رہتے ہیں۔ ہاں جن انگوٹھیوں پر خدا یا اس کے رسول کا نام یا ذکر ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں بیت الخلاء جاتے وقت ان کو اتار لینا چاہئے۔

(الفضل 23 اپریل 1991ء)

## آسمان کی سیر

3 فروری 2003ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرنچ سوال و جواب کی مجلس میں رویا بیان فرمائی کہ میں گھوڑے پر چڑھا ہوں اور آسمان کے دو تین چکر لگا کر واپس آیا ہوں۔

(الفضل سیدنا طاہر نمبر 27 دسمبر 2003ء)

انٹرنیٹ کا غلط استعمال ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آ رہا ہے۔ اس سے بچنے کی کوشش کریں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس)

اپنے گھر اور ماحول کو صاف ستھرا رکھیں اور کوڑا کرکٹ ڈسٹ بن میں پھینکیں۔

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
**العمران جیولرز**
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ ۔ بازار کاٹھیاں والا ۔ سیالکوٹ

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
**الحمید جیولرز**
دکان 1 ۔ مبارک مارکیٹ
ریلوے روڈ گلی 1 ۔ ربوہ
فون شوروم: 214220 فون رہائش: 213213
پروپرائٹرز: میاں محمد نصر اللہ ۔ میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

**ہیپاٹائٹس سے تحفظ**

GHP کے تیار کردہ ANTI-HEPATITIS 30,200,1000,CM قطرے یا گولیاں اللہ کے فضل سے امراض جگر، یرقان، ہیپاٹائٹس A.B.C سے تحفظ کیلئے انتہائی مؤثر ہیں۔ چار ادویات پر مشتمل تین ماہ کی دوائی قطرے یا گولیاں ۔ رعایتی قیمت صرف -/50 روپے

**ہیپاٹائٹس کا مؤثر علاج**

خدا نہ کرے اگر ہیپاٹائٹس A.B.C یا یرقان یا امراض جگر یعنی جگر کا بڑھ جانا، سکڑ جانا، سوجن و ورم ہوگیا ہو تو ANTI-HEPATITIS 30,200,1000,CM کے ساتھ ANTI-HEPATITIS سپیشل مدر ٹنکچر کا استعمال ہیپاٹائٹس کا مؤثر علاج ہے۔

| پیکنگ | 20ML | 120ML | 200ML |
| --- | --- | --- | --- |
| رعایتی قیمت | 100/- | 500/- | 800/- |

(اصل دوائی خریدتے وقت لیبل پر GHP جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ!

**مردوں کیلئے مؤثر دوا**

| | پیکنگ | رعایتی قیمت |
| --- | --- | --- |
| GHP 444/GH | 20ML | 100/- |
| GHP 555/GH | 20ML | 100/- |

دونوں ادویات ملا کر باقاعدہ دو ماہ استعمال کریں۔
ایک ماہ کی دوائی رعایتی قیمت -/1000 روپے

**جرمن سیل بند پوٹینسی سے تیار کردہ**

GHP کی معیاری زود اثر سیل بند پوٹینسی

| پوٹینسی رعایتی قیمت | SP-10ML | GS-10ML | SP-20ML |
| --- | --- | --- | --- |
| 30/200/1000 | 8/- | 10/- | 12/- |
| 10M/50M/CM | 12/- | 15/- | 18/- |

سپیشل سائیلوشن (ہومیو ادویات کیلئے آب حیات)

| | 60 ML | 120 ML | 220 ML | 450 ML |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| رعایتی قیمت: | 15/- | 20/- | 30/- | 50/- |

120 ادویات و مرکبات کے خوبصورت بریف کیس

آپ کی پسند اور ضرورت کے مطابق
رعایتی قیمت: -/1100، -/1300، -/1400، -/1600، -/2000

اسکے علاوہ آسان علاج بیگ، جرمن سیل بند پوٹینسی، مدر ٹنکچرز مرکبات، کتابیں، گولیاں، ڈراپرز و دیگر سامان رعایتی قیمت کے ساتھ۔ (تھوک پر مزید رعایت)

نوٹ: جمعۃ المبارک کو سٹور / کلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔ انشاء اللہ

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399


## مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب

### ڈرائیور مجلس خدام الاحمدیہ وفات پاگئے

افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم چوہدری محمد صدیق صاحب بھٹی ڈرائیور مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان مورخہ 13۔ اگست 2004ء بروز جمعہ C.M.H راولپنڈی میں بقضائے الٰہی 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کو 33 سال تک مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور پھر پاکستان میں خدمات کی توفیق ملی۔ آپ نہایت ملنسار، خوش مزاج اور خلافت سے بہت پیار کرنے والے وجود تھے۔ آپ 1951ء تا 1969ء پاکستان آرمی میں بھی رہے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 14۔ اگست 2004ء بعد نماز عصر بیت مبارک میں محترم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ تین بیٹیاں شادی شدہ ہیں ایک بیٹی دفتر لجنہ اماء اللہ مقامی میں خدمات کی توفیق پا رہی ہیں مرحوم مکرم محمد احمد شفیق صاحب اور محترم احمد طاہر صاحب حال مقیم لندن کے والد اور محترم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ بیلجیئم اور مکرم ناصر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ گوجر خان راولپنڈی کے خسر تھے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر کی توفیق بخشے۔ آمین

## درخواست دعا

مکرم عنایت اللہ چوہدری صاحب دارالرحمت غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ میرے ایک عزیز دوست مکرم سید عامر مقبول شاہ کے والد مکرم سید مقبول شاہ صاحب کینیڈا میں بیمار ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم منور احمد باجوہ صاحب دارالصدر شمالی ربوہ لکھتے ہیں میرے بیٹے مکرم محمد احمد صاحب کا آپریشن متوقع ہے احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔


New BALENO
...New look, better comfort
SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے
BALENO
Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel:5712119-5873384


# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## سانحہ ارتحال

مکرم محمد اقبال بشیر صاحب کارکن نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم چوہدری ولی محمد صاحب مورخہ 5/اگست 2004ء بروز جمعرات طویل علالت کے بعد بعمر 73 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اسی روز ان کی نماز جنازہ بعد نماز عشاء ان کے آبائی گاؤں موضع پٹھان چک ضلع گوجرانوالہ میں ادا کی گئی اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

## درخواست دعا

مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی ضلع خانیوال تحریر کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب آف خانیوال شہر کے نواسے مکرم سہیل احمد صاحب ولد مکرم منور احمد صاحب (آف حاصل پور ضلع بہاولپور) جو کہ B.Sc کے طالب ہیں کچھ عرصہ سے اپلاسٹک انیمیا کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ان کا علاج کروایا جارہا ہے لیکن ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان حال لندن بیمار ہیں اور ایک مقامی ہسپتال میں داخل ہیں پہلے سے بہت بہتر ہیں احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

مکرم طارق جاوید صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع جھنگ کی اہلیہ مکرمہ سلمیٰ جاوید صاحبہ آپریشن کے بعد بعض پیچیدگیوں کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (وکالت وقف نو ربوہ)

مکرم عبدالسلام عارف صاحب کارکن دفتر تشخیص جائیداد موصیاں لکھتے ہیں خاکسار کے والد مکرم غلام حسین بھٹی صاحب طاہر آباد ربوہ کو دائیں جانب فالج کا حملہ ہوا ہے۔ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ نیز خاکسار کی والدہ محترمہ بھی چند مہینوں سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خاکسار کے والدین کو صحت و سلامتی والی فعال عمر سے نوازے۔ آمین

## ولادت

مکرم رانا محمد قاسم صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ لکھتے ہیں۔ میرے تایا زاد بھائی مکرم رانا بدیع الزمان صاحب انسپکٹر مال آمد مقیم دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 9 جولائی 2004ء بروز جمعۃ المبارک ایک بیٹے اور دو بیٹوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام تنزیل الرحمٰن عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رانا امیر حمزہ صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم رانا محمد سلیم صاحب آف گھسیٹ پورہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔

## اعلان داخلہ

بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) بی اے چار سالہ پروگرام ان فائن آرٹس (ii) بی اے چار سالہ پروگرام ان ڈیزائننگ (iii) بی اے چار سالہ پروگرام (جوائنٹ آنرز ان انگلش لٹریچر اینڈ لینگویٹکس) درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 30۔ اگست 2004ء ہے۔

مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 9/اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن فیروز پور روڈ لاہور نے فزیکل ایجوکیشن میں ایک سالہ انڈر۔ گریجوایٹ ڈپلومہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 9 ستمبر 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 5/اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

ہائیر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد نے منتخب فیلڈز میں پی ایچ ڈی اوورسیز سکالرشپ برائے 05-2004ء کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31/اگست 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 8۔ اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

## درخواست دعا

مکرمہ نصیرہ سلمیٰ صاحبہ اہلیہ سلطان محمد صاحب کارکن خلافت لائبریری کی کمر کے مہروں میں خلا واقع ہوگیا ہے جس کی وجہ سے عرصہ 4 ماہ سے علیل ہیں۔ فضل عمر ہسپتال سے علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

2003ء کو بقضائے الٰہی کینیڈا میں وفات پا گئی تھیں۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت منشی محبوب عالم صاحب کی پوتی اور قاضی محمود احمد صاحب مرحوم کی بڑی بہو تھیں۔ آپ دس سال تک اپنے حلقہ کی جنرل سیکرٹری اور پانچ سال تک صدر لجنہ رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

**مکرمہ نور جہاں بیگم صاحبہ** (اہلیہ مکرم مولوی عبدالقادر دہلوی درویش قادیان) مکرمہ نور جہاں بیگم صاحبہ مورخہ 22 مئی 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ مکرم اسماعیل نوری صاحب مقیم جرمنی کی والدہ تھیں۔ مرحومہ نہایت نیک اور شفیق خاتون تھیں۔

**مکرمہ حمیدہ تبسم صاحبہ** (اہلیہ مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب مرحوم) مکرمہ حمیدہ تبسم صاحبہ اس سال فروری کے مہینے میں بقضائے الٰہی وفات پا گئی تھیں۔ مرحومہ نیک سیرت، پرہیزگار اور خوش مزاج طبیعت کی مالک تھیں۔

**مکرمہ نصرت جمال صاحبہ** (اہلیہ مکرم جمال الدین شاکر صاحب) مکرمہ نصرت جمال صاحبہ مورخہ 18 فروری 2004ء کو واہ کینٹ میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم احمد شریف صاحب اور مکرم محمود شریف صاحب آف کرائیڈن کی والدہ تھیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔

**مکرمہ شمیم اختر صاحب** (اہلیہ مکرم ملک محمد حسین صاحب) مکرمہ شمیم اختر صاحبہ مورخہ یکم جولائی 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کو لجنہ کی سیکرٹری کے طور پر خدمات کی توفیق ملتی رہی اور ربوہ میں ناصرات اور اطفال کو کئی سال تک قرآن کریم پڑھانے کا بھی موقعہ عطا ہوا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

**مکرم سید عبدالغفور صاحب (آف لاہور)** مکرم سید عبدالغفور صاحب مورخہ 27 مئی 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ مکرم ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب کے بھانجے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بچپن کے کلاس فیلو تھے۔

**مکرمہ نسیم ساجد صاحبہ** (اہلیہ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ساجد) آپ مورخہ 25 جون 2004ء کو جرمنی میں 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ نہایت نیک سیرت، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم فرید احمد نوید صاحب جامعہ احمدیہ میں پڑھا رہے ہیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## خبریں

**حملہ آور ہونے کی صلاحیت** ایران نے کہا ہے کہ اسرائیلی خطرے سے نمٹنے کیلئے حملہ آور ہونے کی صلاحیت حاصل کر رہے ہیں۔ ایران کو بدترین صورتحال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہونا چاہئے جو قوم خطرات سے نمٹنے کیلئے تیاری نہیں کرتی وہ صدام حسین جیسے انجام سے دوچار ہوتی ہے۔

**نیند میں خرابی** سپین کے محققین کا کہنا ہے کہ نیند میں خرابی فالج اور موت کا سبب بن سکتی ہے۔ نیند کے عارضوں میں مبتلا افراد کا سانس سونے کے دوران 10 سیکنڈ کیلئے بند ہو جاتا ہے سانس کی رکاوٹ فالج کے حملہ کا باعث بنتی ہے جو بالآخر موت کا سبب ثابت ہوتا ہے۔ تحقیق کے مطابق دنیا کے 20 فیصد افراد نیند کے عارضوں میں مبتلا ہیں۔ (پاکستان 29 جولائی 2004ء)

## سگریٹ نوشی ترک کرنے سے دل کی بیماریوں میں کمی

امریکہ میں ایک تحقیق کے دوران اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ اگر سگریٹ پینے والا شخص سگریٹ نوشی ترک کر دیتا ہے تو نہ صرف اسے دل کا دورہ پڑنے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے بلکہ اس کے آس پاس رہنے والوں کا دل بھی تندرست رہتا ہے۔ تازہ تحقیق کے مطابق سگریٹ پر پابندی عائد کرنے سے پورے علاقہ میں رہنے والے لوگوں کے دل بھی ٹھیک رہتے ہیں۔

**تائیوان کی آزادی کی کوشش** چین نے کہا ہے کہ آزادی کے لئے تائیوان کی کوششوں کو سختی سے کچل دیا جائے گا۔ امریکہ دوغلی پالیسی بند کرے۔ چین تائیوان کی علیحدگی کو کبھی پسند نہیں کرے گا۔

### ربوہ میں طلوع و غروب 17۔اگست 2004ء

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 4:03 |
| طلوع آفتاب | 5:32 |
| زوال آفتاب | 12:13 |
| وقت عصر | 4:53 |
| غروب آفتاب | 6:53 |
| وقت عشاء | 8:21 |


NASIR ناصر کافوری مرہم
پھنسی پھوڑے اور خارش کیلئے مفید ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

احمد ٹریول اینڈ ٹورز گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد فون: 642605-632606

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

نئی و پرانی گاڑیوں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون نمبر 5170255-5162622
555A مولانا شوکت علی روڈ نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن۔لاہور

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار

ترقی کی شاہراہ پر گامزن
ہم نے اپنے سنٹر پر لیبارٹری کو Upgrade کیا ہے
لاہور کی معروف پیتھالوجسٹ کی خدمات حاصل کی ہیں جس سے اب احباب کو لاہور جانے کی ضرورت نہیں
تمام ہسٹو پیتھالوجی اور ہارمون ٹیسٹ ہمارے سنٹر سے کروائیں۔ امراض نسواں اور لیکوریا کے مریضوں کا علاج جدید Cauting مشین کے ساتھ۔
زیر نگرانی: ڈاکٹر رشیدہ فوزیہ
فون 213944 214499
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
وکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123882
Email:knp_pk@yahoo.com

سی پی ایل نمبر 29

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 04524-214510-04942-423173

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442 TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

Let your dreams come true
Higher Education in Foreign Countries
We provide Services for study Visa in U.K, Cyprus, Switzerland, Canada
Australia.Free Study in Germany/Sweden/Denmark.
Also Join Our IELTS, TOEFL, and German Classes
Get your Appointment Today:
Education Concern 829-C Faisal Town Lahore
Call: Farrukh Luqman.
Cell: 0303-6476707 Office: 042-5177124
Email:edu_concern@cyber.net.tk,URL:www.educoncern.tk